83

نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق کرنا

مفتیان وعلماء کرام ومشائخ عظام ! آجکل پراپرٹی کے حوالے سے ایک روش عام ہے کہ مکان یا پلاٹ کی قیمت طے کرتے وقت کہا جاتا ہے، اگر نقد ادائیگی ہوتو قیمت کم ہوگی اور اگر کچھ مہینوں کے بعد ہوتو قیمت زیادہ ہوگی، وقت کے کم یا زیادہ ہونے سے قیمت کا کم یا زیادہ ہونا شرعی اعتبار سے کیسا ہے؟ رہنمائی فرمائیں۔

الجواب بعون الوهاب وهو الموفق للصواب

اَلْحَمْدُ للهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَيِّدِ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ أَمَّا بَعْدُ!

باہمی رضامندی سے نقد فروخت کرنے کی صورت میں کم قیمت اور ادھار فروخت کرنے کی صورت میں زیادہ قیمت متعین کرنا شرعاً درست ہے، بشرطیکہ عقد کے وقت نقد یا ادھار کی کوئی ایک صورت متعین کردی جائے۔

سب سے پہلے یہ بات سمجھ لینی چاہئے کہ نقد وادھار بیع میں قیمت کا فرق شرعاً بلا کسی کراہت کے حسب ذیل وجوہ کی بناء پر جائز وحلال ہے۔

1. شرعاً ایسی کوئی نص نہیں جس میں نقد وادھار ایک ہی قیمت پر فروخت کرنے کا حکم دیا گیا ہو۔
2. شرعاً نقد بیع میں منافع کو متعین نہیں کیا گیا، تو ادھار میں نقد والے منافع کو متعین کر دینا بلا دلیل ہوگا جو کہ صحیح نہیں ہے۔
3. شرعاً ایسی کوئی نص نہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں صحابہ کرام باہمی تجارت میں نقد وادھار کے لئے

ایک ہی قیمت رکھتے تھے۔

دوسری بات یہ سمجھ لینی چاہئے کہ خرید وفروخت کے شرعاً درست ہونے کے لیے سودا کرتے وقت قیمت متعین کرنا (خواہ قیمت کم طے ہو یا زیادہ) شرعاً ضروری ہے، پس باہمی رضامندی سے نقد فروخت کرنے کی صورت میں کم قیمت اور ادھار فروخت کرنے کی صورت میں زیادہ قیمت متعین کرنا شرعاً درست ہے، بشرطیکہ عقد کے وقت نقد یا ادھار کی کوئی ایک صورت متعین کردی جائے۔ نیز ادھار فروخت کرنے میں عقد کے صحیح ہونے کے لیے ایک شرط یہ بھی ہے کہ خریدار کی جانب سے قیمت کی ادائیگی میں تاخیر کی صورت میں جرمانہ وغیرہ کے نام سے قیمت میں اضافہ نہ کیا جائے، اور قیمت جلد ادا کرنے کی صورت میں خریدار کے ذمے سے قیمت کم نہ کی جائے، بلکہ جو قیمت عقد کے وقت طے کردی گئی ہو اسی کے مطابق عقد انجام پذیر ہو۔ اگر اس شرط کی خلاف ورزی کی گئی تو معاملہ شرعاً درست نہیں ہوگا۔

تیسری بات یہ کہ نقد وادھار بیع کے فرق کو بیع سلم کی روشنی میں بھی سمجھا جا سکتا ہے کہ بیع سلم کا جواز بھی اس امر کی دلیل ہے کہ نقد وادھار بیع میں قیمت کا فرق جائز ہے۔

1 صحیح بخاری میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے: اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے تشریف لائے تو مدینہ کے رہائشی پھلوں کی ایک سال یا دو سال کی پیشگی بیع کیا کرتے تھے۔

اس موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

«مَنْ أَسْلَفَ فِي شَيْءٍ، فَفِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ، وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ، إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ»

"جسے کسی چیز میں ادھار خرید وفروخت کرنی ہے، اسے مقررہ وزن، مقررہ پیمائش اور مقررہ مدت کے لیے ٹھہرا کر کرے۔"[1]

روایت پر غور کرنے سے واضح ہوا کہ ایک چیز کی کوالٹی، اسکی مقدار اور اسکے قبضہ کا وقت معلوم ہونے کے بعد اسکی پیشگی قیمت ادا کی جاسکتی ہے اور بائع وقت معین پر وہ چیز مشتری کو دینے کا پابند ہوگا۔

اب جو شخص قبل از وقت بیع کر رہا ہے کیا وہ بائع کو وہ قیمت دے گا جو اس وقت مارکیٹ میں ہے یا وہ پیشگی رقم دینے میں اپنا فائدہ بھی دیکھے گا یقینا جس وقت چیز تیار ہو کر مارکیٹ میں آئیگی اور اسکی جو قیمت

[1] صحیح البخاری، کتاب السلم، بَابُ السَّلَمِ فِي وَزْنٍ مَعْلُومٍ، حدیث نمبر:2240.

ہوگی وہ سال بھر یا چھ ماہ قبل رقم لینے کی صورت میں اسے نہیں ملے گی تو جب اس صورتِ حال میں مشتری کو فائدہ ہو رہا ہے۔تو ادھار میں زیادہ قیمت کے سبب سے بائع کو فائدہ ہو رہا ہے اور تجارت اسی چیز کا نام ہے۔لہٰذا دونوں ہی شرعاً جائز وحلال ہیں۔

نقد و ادھار بیع کی قیمت میں فرق اور سلف کا مؤقف

1 علامہ شوکانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"وَقَالَتِ الشَّافِعِيَّةُ وَالْحَنَفِيَّةُ وَزَيْدُ بْنُ عَلِيٍّ وَالْمُؤَيَّدُ بِاللهِ وَالْجُمْهُورُ: إِنَّهُ يَجُوزُ"

یعنی: شوافع، احناف، زید بن علی، مؤید باللہ اور جمہور کا یہی مؤقف ہے کہ یہ جائز ہے۔ [1]

2 امام ابن قیم رحمہ اللہ: «نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعَتَيْنِ فِي بَيْعَةٍ» کا مصداق نقد اور ادھار کو قرار دینے والوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

"وَأَبْعَدُ كُلَّ الْبُعْدِ مِنْ حَمْلِ الْحَدِيثِ عَلَى الْبَيْعِ بِمِائَةٍ مُؤَجَّلَةٍ أَوْ خَمْسِينَ حَالَّةٍ، وَلَيْسَ هَاهُنَا رِبًا وَلَا جَهَالَةٌ وَلَا غَرَرٌ وَلَا قِمَارٌ وَلَا شَيْءٌ مِنَ الْمَفَاسِدِ؛ فَإِنَّهُ خَيَّرَهُ بَيْنَ أَيِّ الثَّمَنَيْنِ شَاءَ"

''بہت دور کی بات ہے جس نے بھی اس حدیث کو نقد و ادھار بیع کی ممانعت پر محمول کیا ہے۔یعنی ادھار 100 میں دیتا ہے اور نقد 50 میں دیتا ہے۔اسلئے کہ اس (نقد و ادھار) میں نہ سود ہے نہ قیمت کا ابہام ہے نہ دھوکہ نہ کوئی جوا اور نہ ہی کوئی خرابی، بلکہ اس میں بائع نے مشتری کو اختیار دیا ہے کہ جس قیمت پر چاہو خرید لو۔'' [2]

والله تعالى أعلم وإسناد العلم إليه أسلم وصلى الله على نبينا محمّد وعلى آله وصحبه أجمعين

مفتیانِ عظام وعلماء کرام

#	مفتیان کرام	دستخط	#	مفتیان کرام	دستخط
1	حافظ محمد شریف حفظہ اللہ (فیصل آباد)	[signature]	2	عبدالعزیز نورستانی حفظہ اللہ (پشاور)	[signature]

[1] نيل الأوطار: 5/ 181. [2] إعلام الموقعين: 3/ 119.

3	مفتی بلال عبدالکریم حفظہ اللہ (گلگت)		4	ثناء اللہ زاہدی حفظہ اللہ (صادق آباد)	
5	غلام مصطفی ظہیر حفظہ اللہ (سرگودھا)		6	عبدالغفار اعوان حفظہ اللہ (اوکاڑہ)	
7	مفتی مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ (لاہور)		8	مفتی محمد انس مدنی حفظہ اللہ (کراچی)	
9	واصل واسطی حفظہ اللہ (کوئٹہ)		10	ڈاکٹر کندی حفظہ اللہ (کشمیر)	

مشرف عام	نائب رئیس	رئیس
حافظ مسعود عالم حفظہ اللہ	مفتی ارشاد الحق اثری حفظہ اللہ	مفتی حافظ عبدالستار الحماد حفظہ اللہ